سبب کتاب کی تنقیدی و تحقیقی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔

سیّد شفقت رضوی بلاشبہ ہمارے عہد کے نمایاں ترین حسرت شناس ہیں۔ حسرت موہانی پر ان کی سات کتابیں اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ انھیں اپنے موضوع سے عشق ہے۔ جب کہ ان کتابوں کا معیار انھیں ایک باخبر، سلیقہ مند اور صاحبِ نظر مُرتّب، مُدوّن، نقّاد اور مُحقّق کے درجے پر فائز کرتا ہے۔

دیوانِ غالب، نسخۂ خواجہ

تدوین و تحقیق: ڈاکٹر سیّد معین الرحمن

ناشر: الوقار پبلی کیشنز، ۵۰ لوئر مال، لاہور۔

ضخامت: ۳۵۲ صفحات سنہ اشاعت: ۱۹۹۸ء

مُبصّر: عتیق احمد جیلانی۔

ذوق و شوق، محنت اور سلیقہ، ڈاکٹر سیّد معین الرحمن کی شخصیت کے نمایاں عناصر ہیں۔ غالبیّات سے موصوف کی دل چسپی بخوبی ظاہر ہے۔ ایک تہائی صدی کو محیط اس وابستگی کا تازہ مظہر دیوانِ غالب مکتوبہ ما قبل اگست ۱۸۵۲ء کی تدوین و تحقیق ہے، جسے انگریزی، فارسی اور اردو کے ممتاز عالِم و ادب شناس پروفیسر خواجہ منظور حسین سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس نسخے کی اہمیت کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس میں متعدّد مقامات پر غالب کے ہاتھ کی اصلاحات موجود ہیں۔ چار صفحات کی رنگین عکسی طباعت، اصل نسخے کی ندرت اور دل کشی کا پتا دیتی ہے۔

اٹھائیس صفحات پر پھیلا ہوا نسخۂ خواجہ کا تعارف دس حصوں پر منقسم ہے:

۱۔ اہمیت، مشمولات، زمانۂ ترتیب ما قبل اگست ۱۸۵۲ء

۲۔ خطی نسخے کی ملکیّت کا معاملہ۔

۳۔ غالب کے قلم کی اصلاحیں، ترمیمات اور اضافے۔

۴۔ کتابت کے سہو اور اغلاط۔

۵۔ نسخۂ لاہور، متعارفہ: مولانا امتیاز علی خاں عرشی۔

۶۔ خطی نسخہ، متعارفہ: قاضی عبدالودود۔